

علاج کے لئے حرام جانوروں کا استعمال اور فقہی تحقیق

مولانا مفتی اقبال حسین صابری

مدرس مدرسہ تعلیم القرآن مسجد اسامہ مصریال روڈ (راولپنڈی)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	تمہید	۲	پیوند کاری کی چند صورتیں
۳	زندہ جانوروں سے کاٹے ہوئے حصے کا حکم	۴	خنزیر کے اعضاء کا حکم
۵	خنزیر کے عضو کی پیوند کاری اور ایک تحقیق	۶	خلاصہ بحث

تمہید: دین اسلام قیامت تک کے لئے آنے والے انسانوں کے لئے ضابطہ حیات ہے جس میں زندگی کے تمام احکامات موجود ہیں۔ اسلام زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر اسلام نے روشنی نہ ڈالی ہو، موجودہ دور کو ٹیکنالوجی کا دور کہا جاتا ہے جس میں نئی نئی چیزیں ایجاد ہوئی اور ہر شعبے میں بے شمار تبدیلیاں واقع ہوئی لوگوں کے لئے بے شمار سہولیات میسر ہوئی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسی چیزیں بھی ایجاد ہوئی جن کا شرعی حکم صراحۃً قرآن و سنت میں نہیں ملتا ان مسائل کے حل کے لئے قرآن و سنت سے فقہاء نے ایسے قواعد و ضوابط مقرر کئے جن کی روشنی میں ہر آنے والے نئے مسئلے کا حل باسانی تلاش کیا جاسکتا ہے اس لئے جدید مسائل کے حل کرنے کا وہی طریقہ ہے جو فقہاء نے مقرر کیا ہے یعنی جدید مسائل کے حل کے لئے ہم ان ہی قواعد کی طرف رجوع کریں گے جن کو فقہاء نے مقرر کیا ہے اس اصول کی روشنی میں پیش آمدہ مسائل کو حل کیا جائے گا ان ہی جدید مسائل میں سے ایک مسئلہ اعضاء کی پیوند کاری کا بھی ہے موجودہ طب اور سائنس نے یہ ممکن بنادیا کہ اگر کسی انسان کا کوئی عضو لگا دیا جائے تو مریض تندرست ہو جاتا ہے اور شدید قسم کے تکلیف سے اس کو نجات مل جاتی ہے جیسا کہ اس سائنسی دور میں خراب گردہ پھیپھڑا کو نکال کر دوسرے کا گردہ اور پھیپھڑا لگا دیا جاتا ہے اس کو فقہاء کی اصطلاح میں پیوند کاری کہا جاتا ہے۔

پیوند کاری کی چند صورتیں ہیں:

(۱) کہ کسی انسان کا ایک عضو دوسرے انسان کے لئے استعمال کیا جائے مثلاً گردہ، پھیپھڑہ وغیرہ لے کر مریض کے خراب شدہ عضو کی جگہ پر اس کو پیوند کیا جائے ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے اس میں ایک تو انسان کی تذلیل ہے اور دوسرا یہ کہ انسان اپنے کسی بھی عضو کا مالک و مختار نہیں ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ کسی غیر جاندار مثلاً پلاسٹک لوہے یا سونے چاندی وغیرہ کوئی عضو بنا کر جسم میں فٹ کر دیا جائے مثلاً کسی کی

انگلی کٹ جائے یا ہاتھ ناک وغیرہ کٹ جائے تو سونے چاندی یا دوسری اشیاء سے مصنوعی انگلی، ناک یا ہاتھ بنا کر ان کی جگہ فٹ کر دیا جائے تو ایسی پیوندکاری بالافتاق جائز اور درست ہے اسکی مثال حضرت عرفجہؓ کا واقعہ ہے چنانچہ ابوداؤد میں ہے عرفجہ ابن اسعد قطع یوم الکلاب فاتخذ انفاً من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی ﷺ فاتخذ انفاً من ذهب (ابوداؤد ص ۵۸۲)

یعنی حضرت عرفجہؓ کی ناک جنگ میں کٹ گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی مگر اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ سونے کی ناک بنالو تو انہوں نے سونے کی ناک بنوائی چنانچہ اسی وجہ سے فقہاء کرام نے سونے چاندی کی دانت لگانے یا دانتوں کی بندش میں اس کے تار استعمال کرنے کی اجازت دی ہے چنانچہ ترمذی کی روایت ہے وقد روی عن غیر واحد من اهل العلم انہم شدوا اسنانہم بالذهب (ترمذی جلد اول باب اللباس ص ۴۴۰)

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ کسی انسان کا کوئی عضو ناکارہ ہو جائے اور اس کے بجائے کسی جانور کے عضو کو استعمال کیا جائے تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی ایسے جانور کے استعمال کی ضرورت پیش آئی جن کا کھانا جائز ہے تو شرعی طریقے سے اس کو ذبح کر کے اس کے پاک عضو کو پیوندکاری کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔

المحیط البرہانی میں ہے، قال محمد ولا باء س بالتداوی بالعظم اذا کان عظم شاة او بقرۃ او بعبیر او فرس او غیرہ من الدواب الاعظم الخنزیر والادمی فانہ یکرہ التداوی بہما (المحیط البرہانی جلد ۶ ص ۱۱۲)

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ ہڈیوں سے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ ہڈی بکری، گائے، اونٹ گھوڑے یا دیگر جانوروں کی ہوسوائے خنزیر اور آدمی کے ہڈیوں سے علاج مکروہ ہے لیکن وہ جانور جو غیر ماکول اللحم ہیں یعنی جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا تو آیا ان کے کسی عضو کو لے کر پیوندکاری جائز ہوگی یا نہیں؟

تو غیر ماکول اللحم جانور یعنی جن کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے ان کے بعض اجزاء ایسے ہیں جو شرعاً پاک ہیں جیسے کہ ہڈی، سینگ (کھر) دانت وغیرہ تو جو اعضاء پاک ہیں ان سے پیوندکاری جائز ہوگی درمختار میں ہے وشعر المیتۃ غیر الخنزیر علی المذہب وعظمہا طاهر (درمختار جلد ۱ ص ۳۹۹) اور مردار کے بال اور ہڈیاں پاک ہیں سوائے خنزیر کے۔

اور اگر غیر ماکول اللحم جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو اس سے اس جانور کا گوشت پاک ہو جاتا ہے ذبح کے بعد نجس نہیں رہتا قال فی الشامی ومطہر بہ ای بدباغ طہرہ بذکاء علی المذہب خرج الخنزیر فانہ لا یطہر بالذکاء وان الذکاة لا تعمل فی الخنزیر والادمی (درالمختار جلد ۱ ص ۱۹۶)

جس جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو اس کا گوشت ذکاة شرعی سے بھی پاک ہو جاتا ہے اس سے خنزیر نکل جائے گا اس لئے کہ وہ ذکاة شرعی سے بھی پاک نہیں ہوتا اور ذکاة شرعی خنزیر اور انسان میں عمل نہیں کرتا۔ وشعر انسان المیتۃ وعظمہما طاهران (شرح العینی علی کنز الدقائق جلد ۱ ص ۲۲) انسان اور مردار کے بال اور ان کے ہڈیاں پاک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذبوح

جانور کا گوشت پاک ہو جاتا ہے اگرچہ وہ غیر ماکول اللحم ہو اور یہی حکم اس کی ہڈیوں کا بھی ہے اس لئے غیر ماکول اللحم مذبوح جانور کا استعمال کرنا جائز ہے یعنی اس کے پاک عضوی پیوند کاری جائز ہوگی جبکہ حرام جانوروں کے ناپاک اجزاء سے پیوند کاری بغیر حالت اضطراری کے جائز نہ ہوگی۔ مفتی عبدالسلام چانگامی مدظلہ لکھتے ہیں: فقہاء اسلام نے لکھا ہے نجس العین خنزیر کو چھوڑ کر باقیہ ماکول اللحم جانور کا گوشت کھانا جائز ہے یا جن کا گوشت کھانا شرعاً جائز نہیں ان کو باضابطہ بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اور ان کے اعضاء کر انسان کے عضو میں جوڑ دے تاکہ انسان تکلیف اور اذیت سے چھٹکارہ پائے یا اس کی زندگی بچ جائے یا انسانی جسم کی صلاحیت میں اس کی وجہ سے اضافہ ہو تو یہ جائز اور درست ہے (انسانی اعضاء کی پیوند کاری اور اس کے شرعی احکام ص: ۲۹۴)

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں: تبادلہ اعضاء انسانی کی تین صورتیں ہیں (پہلی صورت ذکر کرنے کے بعد) دوسری صورت یہ ہے کہ حیوانات کے اعضاء سے کام لیا جائے یہ بھی قدیم زمانے سے جاری تھا اور حال ہی میں طبی تحقیقات اور سرجری ترقیات نے اس میں نئے نئے انکشافات کئے ہیں اور اگر ماہرین فن حضرات اس طرف پوری توجہ دیں تو اس معاملے میں بہت سے نئی انکشافات اور زیادہ سے زیادہ کامیاب معالجات کی بڑی امید کی جاسکتی ہے یہ دونوں صورتیں دینی، دنیوی، شخصی، اجتماعی ہر حیثیت سے بے خطر بے ضرر ہیں (انسانی اعضاء کی پیوند کاری ص: ۳۵) مفتی شفیع صاحبؒ کی مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جس طرح پاک مصنوعی اعضاء کا استعمال شرعاً جائز ہے اسی طرح مذبوح جانوروں کے اعضاء کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے اس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں مفتی عبدالسلام چانگامی مدظلہ لکھتے ہیں: (مصنوعی اعضاء لگانے کے جواز اور اس کے شرائط)

(الف) مصنوعی اعضاء پاک اشیاء سے بنے ہوئے ہوں جس ناپاک اشیاء سے بنے ہوئے نہ ہو اور نجاست کی ملاوٹ بھی اس میں نہ ہو (ب) مثلاً خنزیر کی ہر چیز ناپاک اور حرام ہے مصنوعی اعضاء میں خنزیر کے اجزاء مخلوط نہ ہو۔

(ج) اسی طرح حرام جانوروں کے ناپاک اعضاء اس میں شامل نہ ہوں جیسا کہ گوشت و پوست و خون، چربی، اور پکنائی والی ہڈی وغیرہ ہیں (د) حلال جانوروں میں سے مردہ جانوروں کے ناپاک اجزاء یا اس سے بنے ہوئے اعضاء نہ ہوں مثلاً حلال جانوروں کا گوشت پوست، خون، چربی، اور چربی والی ہڈی وغیرہ

(ه) خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کے بال، ناخن، کھر، دانت، صاف اور خشک ہڈیاں، سینگ وغیرہ لگانا تو ہر حال میں جائز ہے ضرورت کے تحت ہو یا بلا ضرورت محض زینت کے لئے بھی۔

(و) البتہ ناپاک اور حرام جانوروں کے ناپاک اعضاء اسی طرح پاک اور حلال جانوروں کے ناپاک اعضاء کا استعمال مصنوعی اعضاء میں بصورت اضطرار اور شدید مجبوری جائز ہے عام حالات میں ناجائز اور حرام ہے (انسانی اعضاء کی پیوند کاری اور اس کے شرعی احکام ص: ۴۴) جان کی ہلاکت یا عضو ضائع ہونے کا قوی خطرہ ہو اور اس مطلوبہ عضو کا بدل صرف ایسے ہی جانوروں میں مل سکتا ہو جن کا کھانا حرام ہے یا حلال تو ہے لیکن بطریق شرعی ذبح نہیں کئے گئے ہیں تو ایسی صورت میں ان غیر ماکول اللحم مگر غیر مذبوح جانوروں کے اعضاء

کا استعمال جائز ہے (اہم فقہی فیصلہ ص: ۱۲)

اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ جس کا عضو حلال جانوروں میں میسر نہ ہو اور وہ عضو صرف حرام غیر مذبح جانوروں میں موجود ہو تو اضطرابی حالت میں حرام جانوروں کے اعضاء کا استعمال کرنا یعنی اس کے عضو کی پیوند کاری بھی جائز ہوگی۔ مفتی نظام الدین صاحب ناظم امارت شریعہ بہار و اڑیسہ لکھتے ہیں: اعضاء انسان کے کسی نقص کو دور کرنے کیلئے حیوانات کے اعضاء اور ان کے ہڈیوں کا استعمال اضطرابی حالت میں حرام و حلال کے فرق کے بغیر کسی بھی جانور کے اعضاء سے کام لیا جاسکتا ہے خواہ عضو نکالنے کے بعد وہ جانور زندہ رہے یا نہ رہے اور خواہ اسے خریدنا پڑے البتہ اگر زندگی کو خطرہ نہیں ہے تو بھی حلال جانور اور پاک اشیاء کا بھی استعمال درست ہوگا حرام کا استعمال صرف اضطرابی حالت ہی میں درست ہوگا اعضاء کی پیوند کاری ص: ۲۳۰) چنانچہ شرح الحموی میں ہے۔

بلوغہ حدان لم يتناول الممنوع هلك او قارب وهذا يبيح تناول الحرام. (ج ۱ ص ۲۵۳ طبع بیروت)
اضطرابی حالت یہ ہے کہ مریض ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اگر حرام چیز کو استعمال نہ کیا تو ہلاکت نفس عضو یا قریب المرگ ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی حالت میں حرام چیز کو استعمال کر سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہو کہ حرام جانوروں کے ناپاک اعضاء کی پیوند کاری صرف اضطرابی حالت میں جائز ہے عام حالات میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح اشیاء میں الضرورات تبيح المحظورات ومن ثم جاز اكل الميتة عند المخمصة واساغة اللقمة بالخمير (الاشباه والنظائر جلد ۱ ص ۲۵۱)
ضرورت حرام چیزوں کو مباح کر دیتی ہے اسی وجہ سے فاقہ کہ وقت مردار کھانا اور گلے میں لٹکے ہوئے لقمے کو شراب کے ذریعے حلق سے نیچے اتارنا جائز ہے۔

تکملہ فتح الملہم میں ہے ولکن اکثر مشایخ الحنفیہ فتویٰ بجواز لاتداوی بالحرام اذا خیر طیب حاذق بان المریض لیس له دواء آخر (تکملہ فتح الملہم جلد ۲ ص ۳۰۲)
اور اکثر مشائخ احناف نے حرام چیز سے علاج کے جواز کا فتویٰ دیا ہے جب ماہر تجربہ کار طیب (ڈاکٹر یہ کہہ کر اس مرض کا علاج اس کے سواء اور کوئی نہیں۔

شرح العینی میں ہے وفي النهایہ يجوز التداعی بالمحرم كالخمير والبول اذا خبره طیب مسلم ان فيه شفاء ولم یجد غیره من لمباح ما یقوم مقامه (شرح العینی علی کنز الدقائق جلد ۲ ص ۳۸۷)

تمام عبارات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حرام اور ناپاک اشیاء کا بطور علاج کے استعمال کرنا عام حالات میں جائز نہیں لیکن جب مجبوری کی حالت ہو اور اس مرض کا علاج مباح اشیاء میں موجود نہ ہو تو حرام اشیاء کو بطور علاج استعمال کر سکتا ہے ورنہ استعمال نہیں کر سکتا۔

زندہ جانور سے کاٹے ہوئے حصے کا حکم: جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ کر الگ کیا جائے تو اس کی پیوند کاری جائز نہ ہوگی اس

لئے زندہ جانور سے جدا کیا ہوا حصہ مردار ہے ترمذی کی روایت ہے ما یقطع من البہیمۃ وہی حیۃ فہو میتۃ۔ (جلد ۱ ص ۲۷۳) جانور سے جو حصہ الگ کیا جائے اور جانور زندہ ہو تو مردار کے حکم میں ہے، اس لئے جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ کر الگ کیا جائے اس کی پیوند کاری جائز نہیں وہ حصہ مردار ہوگا اور مردار کے استعمال کی اجازت صرف اضطراری حالت میں ہے عام حالت میں قطعاً اجازت نہیں۔

خنزیر کے اعضاء کا حکم: تمام حرام جانور کا شرعی سے پاک ہو جاتے ہیں لیکن صرف خنزیر ایسا جانور ہے جو کافہ شرعی سے بھی پاک نہیں ہوتا اس لئے کہ خنزیر نجس العین ہے اور نجس العین ہونے کی وجہ سے خنزیر کے اعضاء کی پیوند کاری کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ لا یتطہر الخنزیر لانه نجس العین بمعنی ان ذاته بجميع اجزاء حیاً و میتاً (در مختار) البتہ جب اضطراری حالت ہو اور حلال جانوروں کے اعضاء میسر نہ ہو اور نہ ہی حرام جانور کا کئی عضو میسر ہو اور نہ ہی پلاسٹک کا کوئی عضو موجود ہو یعنی اس عضو کا متبادل موجود نہ ہو اور حالت بھی ایسی ہو کہ اگر خنزیر کا وہ عضو استعمال نہ کیا گیا ہو۔ تو ہلاک ہو جائے گا یا قریب المرگ ہو جائے گا تو ایسی حالت میں اشد مجبوری کی وجہ سے خنزیر کے عضو کی پیوند کاری جائز ہوگی۔

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ اگر ماہر طبیب، دیندار مسلم طبیب تجویز کرے کہ بغیر سور (خنزیر) کے گوشت کے شفاء ممکن نہیں اور کوئی حلال دواء اس مرض کے لئے کافی نہیں تو پھر بوجہ مجبوری اس کی اجازت ہوگی (فتاویٰ محمودیہ جلد ۵ ص ۱۷۴)

خنزیر کے عضو کی پیوند کاری کے بارے میں مفتی نظام الدین اعظمیؒ کی تحقیق انیق:

سوال: خنزیر کے کسی عضو کی پیوند کاری کو بحالت اضطراری انسان کے جسم میں پیوند کاری کر کے لگا جاسکتا ہے یا نہیں؟ یہ تو منصوص علیہ ہے کہ بوقت اضطراری خنزیر کا گوشت حلال الاکل ہے مگر آج کل ڈاکٹر لوگ اعضاء خنزیر کو بدن انسانی میں استعمال کرتے ہیں مثلاً، دل، گردہ، جگر وغیرہ تو اگر یقین ہے کہ فلاں عضو کی پیوند کاری سے جان بچ جائے گی ورنہ تو موت ہے ایسے موقع پر اعضاء انسانی استعمال میں لائے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: انسانی اعضاء کو باعتبار خنزیر کے بندر وغیرہ جانوروں کے اعضاء سے زیادہ مشابہت و مناسبت مسلم ہے جس کے ذریعے سے بعد ذبح شرعی یہ علاج بدرجہ اولیٰ ہو سکتا ہے نیز جمادات اور حیوانات کے اجزاء سے یہ پیوند کاری بخوبی ہو سکتی ہے جو بلاشبہ جائز اور درست ہے بلکہ اب پلاسٹک اور سلیکلون سے ہر قسم کے اعضاء اندرون و بیرون ایسے ایجاد ہو گئے ہیں جو ہر مزاج کے مواقع اور دیر پا اور زیادہ مفید سہل الحصول بھی ہوتے ہیں اور شرعاً بھی جائز رہتے ہیں پھر وہ اضطرار کہاں رہا بلکہ اگر غور کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر کے اجزاء و اعضاء کا بے محابا استعمال کرنا دہریت و لاندہ بیت کے مزاج سے خود گربہ بنانے اور دہریت و لاندہ بیت کی اشاعت کی غرض سے بھی ہوتے ہیں فافہم اور بتقدیر تسلیم اضطراری بھی خنزیر کے کسی عضو کی پیوند کاری کو ظاہری اعضاء جوارح میں جیسے ہاتھ، پیر جلد وغیرہ

اکل مبیہ یا اکل لحم خنزیر کھانے کی جواز پر قیاس کرنا جواز کی گنجائش نہ ہوگی یہ قیاس مع الفارق ہوگا اس لئے کہ اکل کی صورت میں وہ ماکول ہضم ہو کر ختم و معدوم ہو جاتا ہے یا متبادل بہ دم و لحم و شحم ہو جاتا ہے قائم و باقی نہیں رہتا جبکہ عضو خنزیر ہونے کی صورت میں عضو مردار ہونے کے ساتھ ساتھ نجس العین کا بقاء و تلبس بھی لازمی آئے گا جس کی انسان کا جسم ہمیشہ گندہ پلید رہے گا کسی وقت بھی طہارت پذیر نہیں ہو سکے گا اور نماز جیسی اہم اور مطلوب عبادت جو بین العباد و لمعبود رابطہ مطلوبہ کے قیام و بقاء کا اہم ذریعہ ہے فوت ہو جائے گا اور اس سے محرومی لازم آئے گی پس ایسی حالت میں ایک مومن کا جذبہ ایمانی کبھی اس کو گوارہ نہ کرے گا بخلاف اکل کی صورت کے کھالینے کے باوجود گندہ و پلید نہ ہوگا اگر ہاتھ منہ گندہ بھی ہوگا تو دھو کر پاک و صاف کر لے گا اور کسی خاص اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اس خاص اجزاء کی گنجائش بھی نکل آئے گی تو یہ حکم کلی و عمومی نہ ہوگا اور عموم جواز کا منشر نہ ہوگا ہاں دواں یا کپسولوں میں مخلوط ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا قیود کے ساتھ اضطرابی حالت میں حکم مثل اکل مبیہ کے حکم کا ہوگا اور وقتی طور پر بقدر ضرورت و مجبوری استعمال کی گنجائش ہو سکے گی۔ اسی طرح اگر جسم کے اندرونی اعضاء دل، گردہ، جگر، آنت وغیرہ کی ضرورت ہو کر واقعی وہ اضطراب شرعی متحقق ہو جائے اور جمادات و نباتات یا پلاسٹک سیلکون نہ بنے تو خنزیر کے دل، گردہ وغیرہ کی پیوندکاری نہ کی جائے حتیٰ المقدور غیر خنزیر لے کر اس کو ذبح شرعی کے بعد اس کے ان اعضاء کی پیوندکاری کی جائے ورنہ ایسا مکروہ ہوگا اور خنزیر کے دل گردہ کی پیوندکاری میں فقہ کے اعتبار سے کراہت شدیدہ بحکم حرام ہوگا (نظام الفتاویٰ جلد ۱: ص ۲۴۹)

خلاصہ بحث:

- (۱) خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کے پاک اعضاء مثلاً ناخن، کھر، بال، دانت، صاف اور خشک ہڈیاں کی پیوندکاری ہر حال میں جائز ہے
- (۲) حلال جانوروں اور غیر ماکول اللحم مذبوح جانوروں کے عضو کی پیوندکاری جائز ہوگی۔
- (۳) حلال جانوروں کے ناپاک اعضاء یا غیر ماکول اللحم غیر مذبوح جانوروں کے اعضاء کی پیوندکاری شدید مجبوری کی بناء پر حالت اضطرابی میں جائز ہوگی۔
- (۴) خنزیر کے اعضاء ذبح کرنے کے بعد بھی نجس ہوتے ہیں اس لئے خنزیر کے اعضاء کی پیوندکاری جائز نہ ہوگی نجس العین ہونے کی وجہ سے لیکن اگر مریض ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اس کے بغیر ہلاک ہونے کا خوف ہو اور اس عضو کا بدل نہ ماکول اللحم جانوروں میں ہو اور نہ غیر ماکول اللحم جانوروں میں اور نہ ہی پلاسٹک کے اعضاء میں اس کا بدل ہو تو پھر ایسی مجبوری کی حالت میں خنزیر کے اجزاء کی پیوندکاری جائز ہوگی۔